بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا

(اس لفظ کا استعمال غیر اللہ کے لیے جائز نہیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعۃ المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی : اللہ تبارک وتعالیٰ	..	اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	..	فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	..	فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلم	..	فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیاد محبت	صرف ایک	یعنی : اللہ تعالیٰ سے تعلق	..	دنیوی تعلقات نہیں
وجہ افتخار	صرف ایک	یعنی : ایمان باللہ العظیم	..	وطن اور زبان نہیں

اگر آپ اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
لٹریچر مفت طلب فرمائیں۔

جماعۃ المسلمین

مسجد المسلمین - کوثر نیازی کالونی - [illegible]

جماعۃ المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ اشاعت ۸۶ ۱۳۹۶ھ

لفظ " مولیٰ " کثیر المعانی ہے ، لہٰذا کسی شخص کو مولیٰ کہنے سے کہنے والے کی مختلف نیتیں ہوسکتی ہیں لیکن اس کا اکثر استعمال مالک آقا کے معنوں میں ہوتا ہے اور کیونکہ ہمارا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کیلئے اس لفظ کا استعمال جائز نہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

(۱) لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِیْ وَ اَمَتِیْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِیْ وَجَارِيَتِیْ وَفَتَایَ وَفَتَاتِیْ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اِسْقِ رَبَّكَ ...... وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ رَبِّیْ وَلْيَقُلْ سَيِّدِیْ وَمَوْلَایَ ۞

(صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الادب عن ابی ہریرۃؓ)

تم میں سے کوئی شخص (کسی کو) ہرگز یہ نہ کہے " میرا بندہ "، " میری بندی "۔ تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں سب اللہ کی بندیاں ہیں بلکہ یہ کہے " میرا لڑکا "، " میری لڑکی " " میرا بچہ " ـ " میری بچی "۔ اور تم میں سے کوئی شخص (کسی سے) یہ نہ کہے " اپنے رب کو پانی پلا "، . . . . اور نہ تم میں سے کوئی شخص کسی کو یہ کہے " میرا رب "، بلکہ یہ کہے " میرا سردار " ـــــــ اور " میرا مولیٰ "

لیکن دوسری حدیث میں بڑی وضاحت سے اس کی ممانعت کی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

(۲) وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۞ (حوالہ مذکور عن ابی ہریرۃ رضؓ)

کوئی غلام اپنے آقا کو " میرا مولیٰ " نہ کہے اس لئے کہ تم سب کا مولیٰ اللہ عزّ وجلّ ہے ۔

بعض چیزیں ایک عرصہ سے رائج ہونے کی وجہ سے اس قدر راسخ ہوجاتی ہیں کہ ان کا ترک یا انکار فطرتاً طبیعت پر بار گذرتا ہے ۔ ان چیزوں کے عدم جواز پر جب دلائل دیئے جاتے ہیں تو بجائے اس کے کہ اُن کے سامنے سرِ تسلیم خم کردیا جائے اُن پر طرح طرح کے اعتراضات کئے جاتے ہیں اُن کی مختلف قسم کی تاویلیں کی جاتی ہیں اور اس طرح جواز کو برقرار رکھا جاتا ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ لفظ " مولانا " کے استعمال کے سلسلہ میں بھی اعتراضات کئے جائیں گے ، احادیث کی تاویلیں کی جائیں گی لہٰذا حفظ ماتقدم کے طور پر ہم ان تمام اعتراضات اور تاویلات کو ذکر کرکے ان کا جواب

دیتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

اعتراضات و تاویلات

اعتراض ۱ :۔ یہ دو حدیثیں ہیں، پہلی سے اجازت نکلتی ہے، دوسری سے ممانعت، لہٰذا جواز و ممانعت میں شک پیدا ہو گیا۔

جواب ۱ :۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے تو ظاہر ہے کہ پابندیاں آہستہ آہستہ ہی لگائی گئیں، لہٰذا اجازت کی حدیث پہلے کی ہے اور ممانعت کی بعد کی۔ دوسری حدیث نے مولٰی کے استعمال کی اجازت کو منسوخ کر دیا۔

دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ جہاں اجازت و حرمت دونوں کی دلیل ملتی ہو وہاں حرمت کو ترجیح ہوتی ہے۔ مشکوک چیز کو چھوڑنے کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا اس اصول کے لحاظ سے بھی مولٰی کا استعمال جائز نہ ہوگا۔

اعتراض ۲ :۔ یہ دو حدیثیں نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں ملکر ایک ہی حدیث ہے، لہٰذا تقدم تاخر کالعدم ہے۔

جواب ۲ :۔ اس صورت میں متنِ حدیث میں جو الجھاؤ پیدا ہوگا وہ ظاہر ہے۔ "تم سب کا مولٰی اللہ عزّوجلّ ہے" بے معنی ہو جائیگا اور یہ قطعاً باطل ہے۔

اعتراض ۳ :۔ دوسری حدیث میں "مَوْلَاکُمُ اللہُ عَزَّوَجَلَّ" زائد ہے۔ پہلی حدیث میں نہیں ہے لہٰذا مشکوک ہے۔

جواب ۳ :۔ اگر یہ دو حدیثیں ہیں تو زائد ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اگر بقول معترض یہ دونوں حدیثیں مل کر ایک ہی حدیث ہے تب بھی یہ جملہ مشکوک نہیں اس لئے کہ ثقہ راوی کی زیادتی اہل علم کے نزدیک مستند سمجھی جاتی ہے۔

نوٹ :۔ دونوں حدیثوں کو ایک ماننے کی صورت میں جو الجھاؤ پیدا ہوگا اس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔

اعتراض ۴ :۔ یہ دو حدیثیں ہیں اور دونوں میں سے ایک بھی منسوخ نہیں۔

جواب ۴ :۔ اس صورت میں احادیث میں تضاد پیدا ہو جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع بھی فرمائیں اور اجازت بھی دیں یہ بعید از عقل ہے۔

اعتراض ۵ :۔ دوسری حدیث منسوخ ہے اور پہلی ناسخ۔

جواب ۵ :۔ ممانعت کے بعد اجازت اس طرح ہونی چاہیئے "میں نے تمہیں پہلے منع کیا تھا، اب اجازت دیتا ہوں"۔ اس کی مثالیں احادیث میں ملتی ہیں۔ مزید برآں ممانعت کی جو وجہ تھی یعنی "تم سب کا مولٰی اللہ عزّوجلّ ہے" یہ کبھی زائل نہیں ہو سکتی لہٰذا ممانعت کا نسخ ناممکن ہے۔

اعتراض ۴:- لفظ "مولیٰ" قرآن اور حدیث میں انسانوں کیلئے استعمال ہوا ہے لہٰذا ہمارے لئے بھی اس کا انسانوں کیلئے استعمال کرنا جائز ہے۔

جواب:- قرآن مجید میں لفظ "رب" بھی انسانوں کیلئے استعمال ہوا ہے، مثلاً فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ {یوسف ۴۲} پھر شیطان نے اُس کو بھلا دیا کہ وہ اپنے رب سے (یوسف علیہ السلام کا) ذکر کرے۔" بتائیے کیا اس آیت کی رُو سے رب کا استعمال انسانوں کیلئے جائز ہے؟ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ {نور ۳۲} "تم میں سے جو غیر شادی شدہ ہوں اُن کا نکاح کرا دیا کرو اور تمہارے بندے اور تمہاری بندیوں میں سے جو نیک ہوں اُن کا بھی نکاح کرا دیا کرو۔" اس آیت میں "عبد" کی اضافت انسانوں کی طرف ہے، کیا ہم بھی کسی انسان کو دوسرے انسان کا عبد کہہ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ احادیث میں بھی ایسے لفظوں کا استعمال "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى" کے مصداق من جانب اللہ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جو لفظ چاہے استعمال کرے، جس کو چاہے اپنے علاوہ سجدہ کرنے کا حکم دیدے۔ بندوں کو اختیار نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قول و فعل کی بنیاد پر ممنوعہ الفاظ استعمال کریں یا کسی انسان کو دوسرے انسان کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیں۔

وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ، هُوَ مَوْلٰىكُمْ	اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رہو،
فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ	وہی تمہارا مولا ہے تو وہ اچھا مولا ہے
النَّصِيْرُ ۔ (الحج ۷۸)	اور اچھا مددگار۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو مولانا کہنا جائز نہیں۔

(اے اللہ) "اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝"